REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

لاہور

چندہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے

فی پرچہ ۱ آنہ

چندہ سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۳۸/۴ | ہفتہ ۶ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ — ۱۶ فتح ۱۳۲۹ہش — ۱۶ دسمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۸۸

## احمدی مبلغ مغربی افریقہ روانہ ہو گئے

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ کل رات احمدیہ سلسلہ کے تین مبلغین لورپول سے مغربی افریقہ روانہ ہو گئے۔ ان میں مولوی عبد الکریم اور مولوی محمد صدیق تو سیرالیون جا رہے ہیں۔ اور تیسرے مولوی عطاء اللہ نائیجیریا جا رہے ہیں۔ کل انہیں لنڈن کی مسجد کے امام چودھری ظہور احمد باجوہ ان کے ساتھیوں اور دیگر احمدیوں نے الوداع کہا (سٹار نیوز ایجنسی)

## پاکستان رکن منتخب ہو گیا

لیک سکیس ۱۵ دسمبر۔ اطلاعات کی آزادی کا خاص منشور تیار کرنے کیلئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۵ ملکوں کی جو کمیٹی قائم کی ہے پاکستان کو بھی اس کا ایک رکن نامزد کیا گیا ہے جنرل اسمبلی نے یہ بھی پاس کیا کہ ریڈیو پروگراموں میں گڑبڑ نہ پھیلائی جایا کرے روس نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا امریکہ اس طرح اپنی نفسیاتی جنگ کو جائز ثابت کرنا چاہتا ہے۔

# ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل انتقال کر گئے

کراچی ۱۵ دسمبر۔ آج پاکستان کے اعلیٰ سیاسی حلقوں میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی وفات پر ہندوستان اور ہندوستان کی حکومت کو جو افسوس اور صدمہ پہنچا ہے۔ اس سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل چند ماہ سے معدے کے عوارض سے علیل چلے آ رہے تھے۔ آج صبح دو بجے انہیں دل کے ضعف کا حملہ ہوا۔ جو ۹ بجکر ۳۷ منٹ پر ان کی جان کا لیوا ثابت ہوا ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے اس خبر کے موصول ہوتے ہی حکومت ہندوستان کو ایک پیغام تعزیت ارسال کیا جس میں کہا گیا ہے کہ مسٹر پٹیل معماران ہند میں اعلیٰ درجہ رکھتے تھے۔ اور انہوں نے نہ صرف ہندوستان کی آزادی کے حصول کے لئے جدوجہد کی۔ بلکہ اس کے تحفظ کیلئے بھی ہر ممکن کوشش کی وہ ایک اعلیٰ منتظم اور ایڈمنسٹریٹر تھے۔ آپ نے مسٹر پٹیل کی لڑکی کے نام بھی اسی قسم کا ایک پیغام تعزیت ارسال کیا ہے پاکستان کے دیگر اکابر جنہوں نے اس حادثے پر پیغامات تعزیت ارسال کئے ہیں ان میں پاکستان کے وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین وزیر اعظم سرحد خان عبد القیوم خان۔ پاکستانی ہائی کمشنر برائے ہندوستان مسٹر محمد اسماعیل خان اور پاکستانی جرائد کے مدیران کی کانفرنس کے صدر مسٹر علی محمد راشدی کے نام قابل ذکر ہیں۔

ہندوستانی دستوریہ کا اجلاس یہ خبر موصول ہوتے ہی تعزیتی قرارداد پاس کرنے کے بعد ملتوی ہو گیا۔ اور صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر راجگوپال اچاریہ بمبئی کو پرواز کر گئے ہندوستان میں آپ کا ایک ہفتہ تک سوگ منایا جائیگا۔

مسٹر پٹیل گاندھی جی اور مسٹر نہرو کے پرانے رفقائے کار میں سے تھے ۱۹۳۱ء میں آپ پہلی مرتبہ آل انڈیا نیشنل کانگرس کے صدر منتخب ہوئے تھے ۱۹۳۵ء میں آپ کانگرسی حکومتوں کی نگرانی پر مامور تھے۔ شملہ کانفرنس اور کیبنٹ مشن گفتگو میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ آپ کو ہندوستان کے آہنی عزم والے انسان کے نام سے یاد کیا جاتا رہا ہے۔

## لاہور اور کراچی ریڈیو سٹیشنوں کے درمیان پہلے نیوز ٹیلی پرنٹر کا افتتاح

### گورنر پنجاب اور وزیر داخلہ پاکستان میں تبادلۂ پیغامات

لاہور ۱۵ دسمبر۔ آج گورنر پنجاب ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر نے کراچی اور لاہور کے درمیان خبروں کے پہلے ٹیلی پرنٹر کا افتتاح کیا۔ گورنر پنجاب اور وزیر داخلہ پاکستان خواجہ شہاب الدین کے نام پیغامات کا تبادلہ بھی ہوا۔ سردار نشتر نے کہا۔ مجھے امید ہے کہ لاہور کی تازہ بتازہ نوبہ نو خبروں سے پاکستان کے دار الحکومت کی خبروں میں کافی گہما گہمی اور دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ خواجہ شہاب الدین نے کہا۔ ریڈیو کے محکمے نے کراچی کو دوسرے سٹیشن سے بالواسطہ جو رابطہ پیدا کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے یہ اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے مجھے امید ہے کہ اگر اس سارے منصوبے پر احسن طریق سے عمل ہوا۔ اور یہ انجام پا گیا۔ تو پاکستان کا خبروں کا ادارہ دوسرے ترقی یافتہ ممالک کی خبروں کے اداروں کے برابر آ جائے گا۔

## امداد باہمی کی فنی امداد کی کانفرنس

کراچی ۱۵ دسمبر۔ اس ماہ کی ۲۶ تاریخ کو کراچی میں ایشیائی ملکوں کو امداد باہمی کے ذریعے باہم فنی امداد بہم پہنچانے کے مسئلے پر غور کرنے کے لئے تمام ملکوں کے محکمہ ہائے امداد باہمی کی ایک کانفرنس منعقد ہو گی جس میں ان ملکوں میں تحریک کو بہتر بنانے۔ باہم بین الاقوامی تعلقات قائم کرنے۔ چھوٹے پیمانے پر گھریلو صنعتوں اور دستکاریوں کو فروغ دینے اور ملازموں دکارکنوں کو تربیت دینے کے معاملات پر غور کیا جائے گا۔ اسمیں ملایا لنکا۔ جاپان اور برطانیہ بھی شرکت کریں گے

ٹوکیو ۱۵ دسمبر۔ کوریا کے محاذ جنگ سے تازہ ترین اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ چینی کمونسٹوں نے شمال مشرقی محاذ پر اتحادی فوجوں پر ایک نئے بڑے حملے کا آغاز کر دیا ہے۔

## ہندوستان کی غذائی حالت اچھی نہیں

پیرس ۱۵ دسمبر۔ فرانس کے ایک مشہور ماہر اقتصادیات نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستان کی غذائی حالت دن بدن ناتسلی بخش ہوتی جا رہی ہے اس کے برعکس پاکستان کی اقتصادی حالت تسلی بخش ہے اور وہ کافی خوراک پیدا کر رہا ہے۔

## گورنر جنرل کے اعزاز میں دعوت!

لاہور ۱۵ دسمبر۔ آج شام گلستان فاطمہ میں لاہور کی متعدد انجمنوں اور اداروں کی طرف سے گورنر جنرل پاکستان ہز ایکسی لنسی الحاج خواجہ ناظم الدین کے اعزاز میں ایک محفل استقبال منعقد کی گئی جس میں قریباً ایک ہزار مہمانوں نے شرکت کی۔ یہ تقریب نہایت سادہ طریق پر منائی گئی اور اس طرح جو رقم بچ انداز ہوئی اسے سیلاب زدگان پنجاب کی امداد کے لئے ایک چیک کی صورت میں گورنر جنرل کی خدمت میں پیش کیا گیا (سٹاف رپورٹر)

## مختصرات

**کوالالمپور** ۱۵ دسمبر۔ کراچی میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی مسلم کانفرنس میں شرکت کرنے والا ملایا کا ایک وفد ایک قرارداد ولندیزیوں سے بائیکاٹ کے متعلق پیش کرے گا۔ یہ قرارداد بریتا کے مقدمے کے سلسلے میں پیش کی جائے گی۔

**لنڈن** ۱۵ دسمبر۔ اسٹالین کے نائب چورجی ملنخوف اشتراکی چین کی کوریا میں مداخلت کی رہبری کر رہے ہیں اور کریملین کے عہدے کو چھوڑ کر نئے ہیڈ کوارٹر میں پچھلے دو ماہ سے ہر وقت ماؤزی تنگ کے ساتھ مذاکرات کرتے رہے ہیں۔

**صوفیہ** ۱۵ دسمبر۔ بلغاریہ کی ری پبلک نے ایک ڈگری کی رو سے بلغاریہ میں رہنے والے روسیوں کو پورے شہری حقوق دئے ہیں۔ (سٹار نیوز ایجنسی)

**دمشق** ۱۵ دسمبر۔ شام کی حکومت دو بل تیار کر رہی ہے۔ ایک بل کے تحت صحافت کے پیشے کی اصلاح اور دوسرے کے تحت پریس سنڈیکیٹ کے کام کا تعین کیا جائے گا۔

# "اگر پسماندہ ایشیائی ممالک کے قدرتی وسائل کو بروئے کار لایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ دنیا کی دیگر اقوام کے پہلو بہ پہلو ترقی نہ کر سکیں" ایشیائی تربیتی مرکز کی اختتامی تقریب میں گورنر جنرل کا خطاب

لاہور ۱۵ دسمبر۔ آج "ایشیائی تربیتی مرکز" کی اختتامی تقریب کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے گورنر جنرل ہز ایکسی لنسی الحاج خواجہ ناظم الدین نے پسماندہ ممالک کے اقتصادی مسائل کو بین الاقوامی تعاون کے ذریعہ حل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا تمام بنی نوع انسان ایک مشترک خاندان کے افراد کی مانند ہیں ان کی اقتصادی ضروریات اور ان سے پیدا ہونے والے مسائل کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ سائنسی اور صنعتی اعتبار سے ترقی یافتہ ممالک دنیا کے پسماندہ ممالک کو نظر انداز نہیں کر سکتے اس حال میں کہ بعض قومیں غربت کا شکار ہوں ترقی یافتہ قوموں کیلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ زیادہ عرصہ تک خوشحالی و فارغ البالی کی زندگی بسر کرتی رہیں آپ نے مزید کہا۔ ایشیائی ممالک کی اقتصادی ترقی کا سوال موجودہ وقت کا ایک اہم ترین مسئلہ ہے۔ بہت سے ایشیائی ممالک تاحال پسماندہ ہیں اگر ان کے قدرتی وسائل کو مناسب طریق پر بروئے کار لایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ دنیا کی دیگر اقوام کے پہلو بہ پہلو ترقی نہ کر سکیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ایشیائی ممالک کے جن نمائندوں نے اقوام متحدہ کے اس تربیتی مرکز میں ٹریننگ حاصل کر لی ہے وہ اپنے اپنے ملک کی ترقی کی دوڑ دھوپ میں بہت اہم حصہ لیں گے۔ اور نہایت قیمتی وجود ثابت ہونگے۔ تربیتی مرکز کی کامیابی پر اس کے منتظمین کو مبارکباد دیتے ہوئے آپ نے یقین دلایا کہ پاکستان ہمیشہ ہی بین الاقوامی تعاون کا حامی رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا یاد رہے آج سے ۲½ ماہ قبل لاہور میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام اس تربیتی مرکز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا دس ہفتے کے کورس میں ایشیائی ممالک کے ۴۵ نمائندوں نے شرکت کی بین الاقوامی شہرت کے ۱۹ ماہرین نے ۶۰ لیکچروں اور عملی تجربات کے ذریعہ اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ گورنر جنرل کی تقریر سے قبل ادارے کے ڈائرکٹر جسٹس محمد منیر نے تربیت حاصل کرنیوالے نمائندوں کو سندات تقسیم کیں (سٹاف رپورٹر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

## ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء (منگل - بدھ - جمعرات) بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء (منگل - بدھ - جمعرات) سلسلہ احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہوں اور اس طرح اسلام، احمدیت اور سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنی غیر متزلزل محبت اور عقیدت کا ثبوت دیں گے ؛

## چندہ مسجد ہالینڈ اور لجنات اماء اللہ کا فرض

مسجد ہالینڈ کے لئے احمدی مستورات سے چندہ کی تحریک کئے ہوئے قریباً دس ماہ گزر چکے ہیں - اس جماعت کی عورتوں سے جنہوں نے تین چار ماہ کے اندر مسجد لنڈن کے لئے ستر ہزار روپیہ جمع کر دیا تھا - ایک بار پھر خدا تعالیٰ کا گھر بنانے کی اپیل کی گئی - گو جماعت اس وقت سے بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے لیکن چندہ کی طرف عورتوں نے بہت ہی بے توجہی برتی ہے ساٹھ ہزار کا مطالبہ کیا گیا تھا جس میں سے ابھی صرف تیس ہزار روپیہ جمع ہوا ہے - بات یہ ہے کہ عورتوں نے اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا - ورنہ وہ اپنی ہر ضرورت کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کے نام کی اشاعت کے لئے روپیہ ضرور دیتیں -

یہ قربانی کے موقعے بار بار میسر نہیں آتے - بہنوں کو چاہیئے کہ مسجد ہالینڈ کے چندہ کے لئے جو انہوں نے وعدہ کیا تھا اسے جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں اور جن بہنوں نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا ان کو اس چندہ میں شامل کرنے کی کوشش کریں تاکہ کوئی بہن اپنی لاعلمی کی وجہ سے ثواب سے محروم نہ رہ جائے - ہماری پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ کوئی احمدی عورت ایسی نہ رہے جس نے اس چندہ میں حصہ نہ لیا ہو -

پس اس اعلان کے ذریعہ میں تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنی اپنی لجنہ کی مستورات میں اچھی طرح اس بات کی تحقیق کریں کہ کوئی عورت اس تحریک سے لاعلم تو نہیں رہ گئی - ہر عورت کے کانوں تک چندہ مسجد ہالینڈ کی تحریک پہنچا دی جائے - اور جنہوں نے چندہ کے وعدے لکھوائے ہوئے ہیں لیکن ابھی تک ادا نہیں کئے - ان سے جلد سے جلد وصول کرنے کی کوشش کی جائے اور جنہوں نے ابھی تک نہ چندہ دیا ہو اور نہ چندہ کا وعدہ لکھوایا ہو اُن سے وعدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں -

ہر لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داروں کا فرض ہوگا کہ اس اعلان کو پڑھ کر اطلاع دیں کہ انہوں نے مسجد ہالینڈ کے چندہ کی وصولی کے لئے کیا کوشش کی - اور ان کی کوشش کس حد تک کامیاب ہوئی -

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ

## لجنات اماء اللہ کیلئے ایک اعلان

تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران اپنے اپنے شہر کی عورتوں میں اعلان کر دیں کہ جلسہ پر آتے ہوئے ہر عورت اپنے ساتھ ایک ایک تھالی اور ایک ایک گلاس ساتھ لائیں ان کے علاوہ اپنے ضروری برتن بھی - تاکہ بہنوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو

ناظم جلسہ سالانہ خواتین ربوہ

## ربوہ میں عمارتوں کی تعمیر کے انتظامات

ربوہ میں چند ایک محلہ جات کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے - اور محلہ "س" کی الاٹمنٹ عنقریب شروع ہونے والی ہے الاٹمنٹ کے بعد حسب قواعد چھ ماہ کے اندر اندر عمارتیں تیار ہونی ضروری ہیں - اس لئے اکثر احباب مختلف ذرائع سے اور دفتر تعمیر یا دفتر آبادی سے اس بات کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ پبلک عمارات کی تعمیر کے لئے سامان تعمیر ربوہ میں مہیا کرنے کا کوئی انتظام ہے یا نہیں - ان کی اطلاع اور سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محکمہ تعمیر نے صدر انجمن تحریک جدید اور پبلک عمارات کی تعمیر کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہت سی عمارتی لکڑی کا سٹاک مہیا کرنے کا انتظام کر لیا ہے - جو دوست ربوہ میں مکانات تعمیر کرنا چاہتے ہیں وہ اگر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام حسب ضرورت لکڑی کی قیمت اندازاً جمع کرا دیں تو محکمہ تعمیر ان کو عمدہ لکڑی واجبی نرخ پر مہیا کر سکتا ہے - ترسیل رقم لکڑی کی مقدار اور نوعیت سے سیکرٹری تعمیر ربوہ کو ساتھ ہی مطلع کیا جائے کہ کتنی لکڑی کس کس قسم کی درکار ہوگی تاکہ ان کی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر مزید سٹاک کیا جا سکے -

اس کے علاوہ جو احباب دفتر اسسٹنٹ سیکرٹری آبادی کے ذریعہ اپنی رقوم عمارتی سامان کے لئے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا چکے ہوئے ہیں وہ اپنے مطلوبہ سامان کی تفصیل سے سیکرٹری تعمیر ربوہ کو فوراً آگاہ کریں تاکہ ان کی ضروریات پوری کرنے کا وہ مناسب انتظام کر سکیں -

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

## الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک خاص نمبر شائع ہو رہا ہے جس کا سرورق آرٹ پیپر کا باتصویر ہوگا - طباعت رنگین ہوگی -

حجم ۱۶ صفحات - قیمت ۴/

دفتر کے باقاعدہ خریداران کو بغیر زائد قیمت کے پیش خدمت ہوگا - جو دوست ۳۱ دسمبر تک رقم ادا کر کے باقاعدہ خریداری قبول فرمائیں گے وہ بھی اس رعایت کے مستحق ہوں گے

جلسہ سالانہ کے موقع پر دفتر الفضل اور لوکل ایجنٹ سے خریدا جا سکے گا -

مستقل خریداران کو ان کے اصلی پتہ پر پرچہ بذریعہ ڈاک بھیجا جائیگا -

ایجنٹ حضرات اپنے آرڈر کی زیادتی کی ۲۴ دسمبر تک اطلاع دفتر ہذا کو دے دیں -

مشتہر حضرات کے لئے بہترین موقع ہے کہ وہ اپنی اشاعت اس عدیم المثال اجتماع کے موقع پر کروا سکتے ہیں - جلد از جلد فرمائش بھجوا دیں ورنہ جگہ نہ مل سکے گی ؛

مینیجر الفضل

## اراضی ربوہ کے متعلق

### ضروری اعلان

محلہ "س" اور "د" کے لئے جن دوستوں نے درخواست کی تھی اس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے - جن دوستوں نے پہلے زمین خرید کی ہے انہیں ترجیح دی گئی ہے - البتہ شائع شدہ اعلان کے مطابق قریبی رشتہ داروں کو اکٹھا کر دیا گیا ہے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب اس بارے میں دفتر اراضی ربوہ سے معلومات حاصل فرما سکتے ہیں - جن دوستوں کا نام ان دونوں محلوں میں آ گیا ہے انہیں چاہیئے کہ محلوں کے تفصیلی نقشہ جات دیکھ کر قطعہ پسند کر کے دفتر ہذا کو تحریراً اطلاع کر دیں - بہتر ہوگا کہ دو دو تین تین مختلف جگہوں کے انتخاب سے اطلاع دی جائے - تا اگر ایک قطعہ کے لئے ایک سے زائد مطالبہ ہو تو فیصلہ کرنے میں آسانی رہے مذکورہ نقشے ۲۵ دسمبر کی صبح سے دفتر اراضی ربوہ میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں - اور انتخاب قطعہ کے متعلق درخواستیں ۳۱ دسمبر کی شام تک لی جائیں گی اگر خود نہ آ سکیں تو کسی مختار کے ذریعہ بھی انتخاب کیا جا سکتا ہے -

جن دوستوں کے نام ان محلوں میں نہ آ سکیں ان کو چاہیئے کہ جیسا کہ پہلے بار بار اعلان کیا جا چکا ہے - محلہ "الف" - "ب" اور "ص" میں جلسہ سالانہ کے موقع پر نقشہ دیکھ کر (ص)

(ص) قطعہ پسند فرما لیں - اس وقت اچھے اچھے قطعات ان محلوں میں موجود ہیں - ورنہ بعد میں شکوہ بیجا ہوگا -

اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۱

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۶ دسمبر ۱۹۵۰ء

# احمدی کیوں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ السلام کو میں نے کیوں مانا ہے؟ میں اس کی جماعت میں کیوں شامل ہوا ہوں؟ یہ سوال ہے جو ایک احمدی کے سامنے ہر وقت رہنا چاہیئے اس سوال کا جواب کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ ایک احمدی جب احمدی ہوتا ہے تو وہ ہمہ تن خود ہی اس سوال کا جواب ہوتا ہے۔ اس کے دل میں نہیں۔ اس کے دل کی رگ رگ میں بلکہ اس کے بدن کی نس نس میں اس کے بال بال میں یہ جواب مرتسم ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس سوال کے جواب میں ماں کے پیٹ سے از سرنو پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح ایک چراغ کی لو سے روشنی نکل نکل کر فضا میں پھیلتی ہے اسی طرح بیعت کے وقت ایک احمدی کا ماحول اس ہمہ تن جواب کے نور سے چمک اٹھتا ہے۔

آؤ ذرا سوچیں کیا احمدی اس لئے احمدیت قبول کرتا ہے۔ کہ اس طرح اس کو دنیا کی مال و دولت ہاتھ آئے گی۔ کیا وہ اس لئے احمدی ہوتا ہے کہ اس کو حکومت میں کوئی بڑا عہدہ مل جائیگا۔ یا کیا وہ اس لئے احمدی ہوتا ہے کہ اس کی دوکانداری چل نکلے گی؟ اگر اس کا ایسا کوئی خیال ہوتا ہے تو اس سے بڑھ کر بے وقوف کون ہو سکتا ہے۔ وہ بڑے وسیع ذخیروں کو جن سے وہ متمتع ہو سکتا تھا چھوڑ کر خالی خولی اور تنگ حلقہ میں قدم رکھتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ ایک کسان اپنے ہرے بھرے شاداب کھیتوں کو چھوڑ کر خشک بے آب ایسے دشت زار میں اس خیال سے کہ وہاں زیادہ گندم ملے گی ڈیرہ جا جمائے جہاں گھاس کی پتی تک بھی نہ ہو۔ ایسے کسان کو آپ کیا کہیں گے جو ایسا کرتا ہے۔ آپ یقیناً اس کو دیوانہ نہیں تو بے وقوف ضرور کہیں گے۔ پھر جو شخص بھائی بند دوست عزیز چھوڑتا ہے۔ وسیع برادری چھوڑتا ہے۔ روزی کمانے کے وسیع ذرائع کو دھکا دیتا ہے۔ ان لوگوں کو ناراض کر دیتا ہے جو حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ ان عوام سے مونہہ موڑ لیتا ہے جو اس کی دوکانداری کی رونق بڑھا سکتے تھے۔ تو پھر ایسا آدمی احمدیت میں اس لئے داخل ہوتا ہے کہ یہاں اسکو بڑی دولت مل جائے گی۔ یہاں اس کو بڑا عہدہ مل جائے گا۔ یا اس کی دوکانداری چمکنے لگے گی تو برائے خدا سوچئے تو سہی وہ پرلے درجہ کا بے وقوف نہیں تو اور کیا ہے؟

کیا اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ دوست اغیار اس کا بائیکاٹ کر دیں گے۔ اس کا پانی تک بند ہو جائے گا۔ اس کے تمام لوگوں سے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ کیا اس کو پتہ نہیں ہوتا کہ دولت کی جگہ پتھر اس کو ملیں گے۔ بڑے عہدہ کی جگہ اسکو محکمہ ہی سے نکالنے کی کوشش کی جائے گی۔ دوکانداری چمکنے کی بجائے خاک اڑنے لگے گی۔ پھر کیا وہ نہیں جانتا کہ بس چلے تو اس کو جسمانی اذیت بھی دی جائے گی۔ اس کی زندگی تلخ کر دی جائے گی۔ پھر کیا کوئی ایسا احمق دنیا میں ہوتا ہے۔ کہ جہاں اس کو پتھر ہی پتھر نظر آتے ہوں اور ریت ہی ریت دکھائی دیتی ہو۔ ایسے مقام کے لئے سبزہ زاروں اور زرخیز زمینوں کو چھوڑ کر نکل کھڑا ہو۔ یہ خیال کر کے کہ وہاں اسکو ہر ضروری چیز بافراط دستیاب ہوگی۔ کیا ایسے احمق دنیا میں ہوتے ہیں؟

بے شک ایسے احمق بھی ہوتے ہیں جو احمدیت میں دنیا کی بڑی بڑی امیدیں لے کر آتے ہیں۔ لیکن فوراً ہی ان کو اپنی حماقت کا بھی احساس ہو جاتا ہے۔ پہلے تو مقامی محاسب ہی ان کی غلط فہمی دور کر دیتا ہے۔ جو بیعت کے ساتھ ہی یہ سوال کرتا ہے کہ ماہوار آمدنی کتنی ہے۔ بجٹ کا چندہ ایک آنہ فی روپیہ ادا کرنا ہوگا۔ ابھی اس کا یہ صدمہ تازہ ہی ہوتا ہے۔ کہ دیگر چندوں کے مطالبہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان متواتر پے بہ پے صدموں سے ان احمقوں کی فوراً آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور عقل کی روشنی ان کے دماغ میں جھلملانے لگتی ہے۔ وہ اٹھ بھاگتے ہیں۔ کوئی تو بہت ہی زیادہ عقلمند ہو کر لال حسین اختر بن جاتا ہے۔ مگر زیادہ تر جہاں سے آئے تھے وہاں ہی مراجعت کر جاتے ہیں۔ اور ان کا قصہ ختم ہو جاتا ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ لوگ احمدیت میں داخل کیوں ہوتے ہیں اور داخل ہو کر اس سے چمٹے کیوں رہتے ہیں۔ چندے دیئے چلے جاتے ہیں۔ موقعہ ہو تو ماریں بھی کھاتے ہیں۔ چہروں میں سیاہی بھی ملوا لیتے ہیں زمین میں کمر تک گڑ کر سنگسار بھی ہو جاتے ہیں عہدوں سے برطرف ہو کر بھی پروا نہیں کرتے۔ آخر یہ کیا سحر کا کارخانہ ہے۔ یہ کیا طلسمات ہے۔ مال و دولت ہیچ اولاد ہیچ۔ جان تک ہیچ ہو جاتی ہے۔ وہ کیا دولت ہے۔ جو ان سرمستوں ان دنیا جہان کی نظروں میں احمقوں کے ہاتھ آ جاتی ہے۔

وہ دولت کیا ہے وہ دولت؟ وہ دولت؟ وہ دولت؟

## دولتِ ایمان

ہے۔ آپ گھبرائیے نہیں دنیا داروں کی نظروں میں احمدی احمق ہی تو ہیں۔ بال بچوں کا پیٹ کاٹتے ہیں۔ اور چندہ دیئے چلے جاتے ہیں۔ بال بچے بھوکے مریں مگر جماعت کی خدمت ضرور کریں گے۔ نادان بے وقوف احمق اپنی ماہوار آمدنوں کا دسواں دسواں۔ نانواں نانواں۔ پانچواں پانچواں۔ چوتھا چوتھا تیسرا تیسرا حصہ دے ڈالتے ہیں۔ بعض تو ایسے عقل سے کورے ہو گئے ہیں۔ کہ اپنی زندگیاں ہی بیع کر چکے ہیں خلیفہ جو چاہے ان سے کام لے۔ اور جو چاہے انہیں کھانے کو دے یا نہ دے۔ خواہ ان کو بھاڑ میں جھونک دے۔ ملک ملک پھرائے۔ گھاس کھدوائے اف نہیں کرتے۔ دنیا داروں کی نظروں میں یہ سب لوگ

## بیوقوف

ہی تو ہیں۔ اور اگر ان سے خطا ہو تو دیکھو ذرا اس کا مقاطعہ کیا جائے کوئی احمدی اس سے کلام نہ کرے۔ اور اگر ذرا زیادہ سزا دینا ضروری ہوئی تو اخراج از جماعت ہو جاتا ہے۔ اور پھر حماقت تو دیکھو کہ اس آزادی سے خوش ہونے کی بجائے غمگین ہو جاتے ہیں کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔ مارے مارے پھرتے ہیں سفارشیں لے جاتے ہیں۔ کہ اخراج کی سزا معاف کر دی جائے دنیادار تو کہتے ہیں کہ دیکھو یہ کتنے احمق ہیں مفت میں آزادی مل گئی تھی۔ پھر اسی طوق کو گردن میں ڈالنے کیلئے مضطرب ہیں۔ دیوانے! بے وقوف!! احمق!!!

دنیادار یہی کہتا ہے کیونکہ زندگی کے جس زاویہ سے وہ دیکھتا ہے یہی نظر آتا ہے۔ اس کو کیا خبر کہ احمدی جو بنتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ ہی بدل جاتا ہے۔ اس کی قلب ماہیت ہو جاتی ہے اس کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔ اس کی کائنات ہی اور ہو جاتی ہے۔ اس کی نظر اس کی رگ رگ اس کا بال بال تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کی دولت وہ دولت ہی نہیں رہتی۔ جو دوسروں کی ہوتی ہے اس کی جان وہ جان ہی نہیں رہتی جو دوسروں کی ہوتی ہے۔ وہ ایک نئی زندگی میں پیدا ہوتا ہے۔ مسیح وقت کی سانس نے اس کی ہیئت کذائی ہی بدل ڈالی ہے۔ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے دوبارہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ساز و سامان ہی مختلف ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کی فتح چاہتا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ کی فتح چاہتا وہ خدا کی فتح چاہتا ہے۔ مگر اس کے سارے ساز و سامان وہ نہیں ہوتے جو دوسروں کے ہوتے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ خدا کی خدا کے رسول کی خدا کی کتاب کی فتح کے لئے کیا کرنا ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ اس کے امام نے اسکو بتا دیا ہوا ہے جہاں تک گھروں میں بیٹھ کر نماز پڑھنے اور ذکر الٰہی کرنے کا سوال ہے۔ ہزاروں ہزار غیر احمدی بھی ایسا کر رہے ہیں۔ جو کام وہ نہیں کر رہے اور جس کی حقیقت سے وہ غافل ہیں وہ یہ ہے کہ قرآن وہ عظمت و شوکت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ توپ و تفنگ کے بغیر بھی دنیا کو فتح کیا جا سکتا ہے۔

اب غیر احمدیوں میں بھی بیداری اور قربانی کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن قربانی کی وہ روح انہیں توپ و تفنگ کی طرف لے جاتی ہے۔ قرآن کریم کی طرف نہیں لے جاتی وہ قرآن کریم کو ایسا ہی بیکار سمجھتے ہیں جیسا ان سے پہلے ان کا ایک سویا ہوا بھائی سمجھتا تھا۔ بیشک آجکل کا ایک مسلمان آج سے سو پچاس سال قبل کے مسلمان کی نسبت بیدار ہے لیکن وہ توپوں اور تلواروں کی طرف بھاگ رہا ہے وہ حسرت سے ایٹم بم بنانے والوں کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اور اس امید میں ہے کہ وہ اسے بھی صدقہ کے طور پر کچھ ہتھیار بخش دیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ تمہاری توپ قرآن ہے۔ تمہاری رائفل قرآن ہے۔ تمہاری بندوق قرآن ہے۔ تمہارا پستول قرآن ہے۔ قرآن تمہارا وہ ہتھیار ہے جس سے تم نے دنیا کا سر کچلنا ہے۔ پس تم فتح کے لئے اس امر کے محتاج نہیں کہ انگلستان تمہیں توپیں دے۔ تم فتح کے لئے اس امر کے محتاج نہیں ہو۔ کہ امریکہ تم پر مہربان ہو۔ اور ایک دو ایٹم بم دے دے۔ یا فرانس اور جرمن تمہیں کیمیاوی چیزیں پیدا کر کے دے۔ بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم قرآن کریم کو لو اور دنیا کو فتح کر لو۔

حقیقت یہ ہے کہ وہی فرق جو عقائد سے تعلق رکھتا ہے یہاں بھی چلتا ہے غیر احمدی دین کے بارہ میں بھی اس امید میں ہیں کہ موسوی سلسلہ کا مسیح اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو باہر نکالے گا اور سیاسی اور تمدنی طور پر اسلام کے غلبہ کے لئے بھی غیر احمدی مغرب کی توپوں اور گولہ بارود کی فکر میں ہیں۔ لیکن احمدیت کہتی ہے کہ نہ تو مذہبی طور پر اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے موسوی سلسلہ کے مسیح (علیہ السلام) کی ضرورت ہے اور نہ اسلام کو سیاسی اور تمدنی طور پر دنیا پر غالب کرنیکے لئے یورپ اور امریکہ سے ملنے والے گولہ بارود

(باقی صہ ۸ کالم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبار "آزاد" کے نام ایک خط

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل" السلام علیکم! میں نے مفصلہ ذیل چٹھی ایڈیٹر صاحب آزاد کو لکھی تھی۔ کیا میں امید کروں کہ آپ اس کو اپنے اخبار میں جگہ دے کر مجھے شکریہ کا موقعہ دیں گے

ایک حق پسند

مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار آزاد!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اخبار الفضل اور آزاد کا محققانہ نظر سے بغور مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ کچھ دنوں سے دونوں اخبار بعض مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کو پڑھ کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا ہے کہ بعض امور کی آپ سے وضاحت کراؤں۔ براہ کرم جوابات اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔

۱:۔ جہاں تک تبلیغ کرنے اور دوسرے پر اپنی بات کے اثر ڈالنے کا تعلق ہے اس کے لئے قرآن کریم کی یہی تعلیم ہے قل لعبادی یقولوا التی ھی احسن جادلھم بالتی ھی احسن کہ عام گفتگو اور تبادلہ خیالات کے وقت کلام میں حسن اور خوبصورتی کا پہلو اختیار کرنا چاہیئے۔ تا فریق مخالف اس کی پیش کردہ بات پر سنجیدگی اور متانت سے اس پر غور کرنے پر آمادہ ہو سکے۔ چنانچہ آپ کے اخبار نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اختلاف سے انکار نہیں کیا جا سکتا مگر تہذیب و تمدن اور شرافت بھی کوئی چیز ہے۔ حقیقت دیکھنے میں اختلاف کا اظہار دائرہ انسانیت اور حدود شرافت میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ (آزاد ۱۳ نومبر)

مجھے افسوس ہے کہ آپ کے اخبار کا رویہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور اپنے مذکورہ بالا پیش کردہ اصول کے بالکل خلاف ہوتا ہے۔ آپ غور فرمائیں کہ جس جماعت کے پیر و مرشد کو آپ موٹے موٹے ہیڈنگ جما کر جاپانی نبی۔ بناسپتی نبی۔ فلمی نبی جیسے غیر مہذب اور مشتعل کرنے والے ناپسندیدہ الفاظ سے یاد کریں گے۔ اور ان کے واجب الاطاعت امام کو کہیں گے "خلیفہ صاحب کو ذرا شرم نہ آئی"۔ مرزا صاحب نے شرم گھول کر پی لی ہے۔ تھوک کر چاٹتا ہے وغیرہ"۔ وہ کب آپ کو سنجیدہ آدمی سمجھ کر آپ کی بات پر غور کرنے کو تیار ہوں گے۔ کیا آپ کا یہ کلام آپ کے پیش کردہ اصول کے مطابق تہذیب و تمدن اور دائرہ انسانیت اور حدود شرافت کے اندر تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ کیا یہ دوسرے کو مشتعل کر کے اپنے خلاف حقارت اور نفرت کے جذبات پیدا کرنے کے مترادف نہیں؟

۲:۔ آزاد ۲۰ نومبر ص۲ پر لکھتا ہے:۔

"مرزائیوں نے یہ اپنی طرف سے اضافہ کر لیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ تشریف لائیں گے تو ان پر پھر الہام نازل ہوں گے۔ یہ صرف اس لئے کہ وہ مرزا قادیانی کے الہامات کو صحیح ثابت کریں"۔

مگر آزاد یکم دسمبر میں لکھتا ہے کہ "الہام کے ہم قائل ہیں"۔ آپ کی اس آخری تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ لوگوں نے اپنی پہلی رائے کو بدل کر احمدیوں کے خیال کو تسلیم کر لیا ہے۔ اندریں صورت میں آپ سے الفضل کے سوال کا جواب صواب سننے کا بہت مشتاق ہوں کہ حضرت عیسیٰ پر نازل ہونے والے الہامات کا درجہ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کیا ہوگا؟

۳:۔ آپ نے لکھا ہے کہ "الہام انسانی کمالات کا ابتدائی مقام ہے"۔ (آزاد یکم دسمبر)

آپ واضح فرمائیں کہ جب حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے تو ان کو انسانی کمالات کا ابتدائی مقام بھی حاصل ہوگا یا نہیں؟ اگر ان کو انسانی کمالات کا ابتدائی مقام بھی حاصل نہ ہوگا تو آپ کی نبوت کیسے باقی رہے گی۔ کیونکہ جس میں انسانی کمالات کے ابتدائی مقامات بھی نہ پائے جاتے ہوں گے۔ اس میں نبوت کے کمالات کیسے پائے جائیں گے؟ اور اگر آپ میں انسانی کمالات کا ابتدائی مقام موجود ہوگا تو الہامات کا آپ پر نزول لازمی ہوگا۔ کیونکہ آپ کے نزدیک الہام انسانی کمالات کے ابتدائی مقام کا نام ہے۔

۴:۔ جب آپ لوگوں نے لکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے وقت ان پر الہام نازل ہونا احمدیوں کا عقیدہ ہے آپ کا نہیں۔ کیا اس وقت آپ کے ذہن میں الہام اور وحی کی یہی تعریف تھی جو اب آپ نے کی ہے؟ اگر اس وقت بھی الہام اور وحی الٰہی میں آپ کے نزدیک یہی فرق تھا تو آپ نے الفضل سے یہ سوال کیسے کیا تھا کہ "مرزا صاحب کے الہامات کے متعلق آپ کا خیال ہے۔ کیا وہ بھی قرآن کریم کی طرح کوئی تعلیم ہے"۔ کیونکہ یہ سوال تو آپ اس صورت میں کر سکتے تھے جبکہ آپ کے نزدیک الہام اور وحی ہم معنی لفظ ہوتے۔ اور یا مرزا صاحب کے الہامات کو بار بار الہام کہنے کی بجائے مرزا صاحب کی وحی کہتے جو کہ آپ کے نزدیک صرف تشریعی تعلیم کا نام ہے۔

۵:۔ آپ نے لکھا ہے۔ "وحی نبوت کے کمالات کا انتہائی مقام ہے"۔ میں آپ کی اس تعریف کے پیش نظر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو بھی نبوت کے کمالات کا انتہائی مقام حاصل تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوحیت الی الحواریین۔ پھر کیا آپ وحی کی اس تعریف کے ماتحت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کو انبیاء کرام کی صف میں شمار کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوحینا الی ام موسیٰ کہ ہم نے حضرت موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی نازل کی تھی (میں نے یہ مثالیں انسانوں پر وحی نازل ہونے کی دی ہیں ورنہ یوں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے شہد کی مکھی کو بھی وحی نازل کی ہے)

۶:۔ آزاد ۲۷ نومبر میں لکھا ہے:۔

"مرزائیت کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک سیاسی فرقہ ہے"۔ اگر آپ کا یہ فیصلہ درست ہے تو بتائیں کہ آپ لوگ جب بارہا دفعہ یہ اعلان کر چکے ہیں کہ سیاست سے آپ توبہ کر چکے ہیں اور سیاسی امور میں کوئی دخل دینا پسند نہیں کرتے اور اس خارزار سے کنارہ کشی کر لی ہے تو پھر مرزائیت کے خلاف آپ کی شہر بشہر اور گاؤں بہ گاؤں کانفرنسیں اور آزاد میں متواتر مضامین پر مضامین لکھتے چلے جانا کیا معنے رکھتا ہے۔ چھوڑیں اس سیاسی مرزائی فرقہ کو کہ اس سے دنیا کی سیاسی پارٹیاں آپ نپٹ لیں گی۔ آپ لوگ اپنا وقت روپیہ پیسہ اور طاقت اس سیاسی پارٹی کی مخالفت میں کیوں ضائع کر رہے ہیں۔ اور خواہ مخواہ اس خارزار میں اپنا دامن کیوں الجھا رہے ہیں۔ یہی وقت آپ لوگوں کو قرآن پڑھانے۔ ان کو نمازی بنانے اور خدا کی یاد میں مصروف رہنے کی وعظ کرنے میں صرف کریں جو کہ تبلیغی جماعت کے فرائض ہیں۔ اور اگر ان سے کسی دینی مسئلہ میں اختلاف ہے تو اس کو بقول خود "نکتہ چینی بھی ہو تو اخلاق کی قدریں محفوظ رکھی جائیں۔ (آزاد ۷ دسمبر) اور اختلافات کا اظہار دائرہ انسانیت اور حدود شریعت میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ (آزاد ۱۳ نومبر) مگر بقول خود "اس سلامتی کی راہ پر آنے کے لئے بڑے دل گردہ کی ضرورت ہے (آزاد ۷ دسمبر)

۷:۔ آزاد ۱۰ نومبر میں آپ نے جو تحقیق پیش کی ہے اس کو پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ میرے نزدیک آپ لوگوں نے تمام انبیاء کرام کی سخت توہین کی ہے۔ غالباً اپنی اس تحقیق کو سوچتے اور قلم بند کرتے وقت آپ کے سامنے حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ہی موجود رہا ہے اور باقی انبیاء علیہم السلام نظر انداز ہو گئے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے "حضرت عیسیٰ کی تخلیق عام انسانوں سے ہٹ کر ہے۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ سے پیدا ہوئے۔ اگر ہر شخص کہہ دے کہ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روح ہے تو یقیناً پیدائش مسیح کی انفرادی خصوصیت کے واقعہ کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے"۔ آپ کا یہ بیان کسی خاص تشریح کا محتاج نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ لوگ حضرت عیسیٰ کے سوا اور کسی نبی اور رسول کے اندر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روح تسلیم نہیں کرتے۔ اور یہ ایک ایسی خطرناک بات ہے جو ایک غالی عیسائی کے منہ سے تو نکل سکتی ہے مگر ایک مسلمان کہلانے والے شخص کے لئے یہ بات زیبا نہیں دیتی کہ وہ انبیاء کرام میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روح ہی تسلیم نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نفخت فیہ من روحی۔ کہ حضرت آدم میں اللہ تعالیٰ کی روح تھی۔ حضرت عیسیٰ کے لئے اس سے کوئی زیادہ تو نہیں فرمایا۔ اس کے لئے بھی رُوحٌ منہ اور نفخنا فیہ من روحنا فرمایا ہے (سورہ مریم)

پھر لکھا گیا ہے کہ "روح جسم کے مقابلہ میں نوری شے ہے۔ روح کی نورانیت کا اندازہ بعید از قیاس انسانی ہے"۔ یہ لکھ کر تو آپ لوگوں نے اس شخص کے لئے بھی کوئی گنجائش نہ چھوڑی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نوری تخلیق سمجھ کر اپنی تسلی کر سکتے تھے۔ کیونکہ آپ لوگوں نے ایک طرف تو عام روح نوری شے قرار دے دیا۔ اور پھر خدا کی دی ہوئی روح کی نورانیت کو انسانی وہم و گمان سے بلند تر مقام دے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اکرام اور عظمت کیلئے کوئی جگہ رہنے ہی نہیں دی۔

پھر آپ لوگوں نے اسی حد تک صبر نہیں کیا بلکہ اس سے آگے ایسا قدم رکھا ہے جو ایک کٹڑ سے کٹڑ اور غالی سے غالی عیسائی سے تو ممکن ہو سکتا ہے مگر ایک مسلمان کہلانے والا ...... توبہ ... توبہ ... .... توبہ ...... استغفار ...... اللہ کی پناہ اپنی عقل و ہوش کی حالت میں تو کبھی ایسے الفاظ زبان پر نہیں لا سکتا۔ چہ جائیکہ ان کو ضبط تحریر میں لا کر شائع کر دے۔ جیسا کہ ۱۳ نومبر کے پرچہ میں لکھا ہے "جسم کی مادیت در اصل باپ کی ہستی سے قائم رہتی ہے گویا باپ کی طرف سے جو نطفہ ہے وہ مادی جسم ہے ...... بچہ کے جذبات۔ جبلت اور فطرت پر باپ کے جسم اور روحانیت کا اثر غالب رہتا ہے۔ ...... اب ذرا اس شے کو اس رنگ میں مسیح کی پیدائش پر غور کریں۔ (ا) ماں کے پیٹ میں روح اللہ کا اثر ہے۔ (ب) روح اللہ کو حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کے جسم سے غذا دی گئی۔ باپ کی طرف سے پیدائش میں مادیت کا کوئی جزو نہیں ...... مسیح علیہ السلام پر اس دنیا کے انسان کے مادی اثرات کے ساتھ ساتھ اس کی جبلت۔ جذبات اور فطرت کا کوئی اثر و دخل نہیں"۔

اس کے بعد لکھا گیا ہے۔ "اب للہ غور کریں کہ مرزا قادیانی اس تصور میں کہاں آتا ہے"۔

اے آزاد والو! میں آپ سے آپ کے ہی الفاظ میں پوچھتا ہوں۔ للہ غور کریں۔ کہ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ اور بالآخر ہمارے سردار سرور انبیاء اولین و آخرین کے سرتاج۔ سید المرسلین۔ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس تصور میں کہاں آتے ہیں؟ اگر آپ اس تحقیق کو سوچتے وقت نہ سہی لکھتے وقت نہ سہی شائع کرتے وقت سوچ لیتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا مرزا صاحب کی طرح سارے نبی۔ سارے رسول (اللہ کی ان پر ہزار ہزار سلام اور صلوٰۃ ہوں) باپ کے نطفہ سے ہی پیدا ہوئے تھے۔ تو آپ کے منہ اور پھر آپ کے قلم سے ایسی تحریر کیسے نکل سکتی تھی کہ "باپ کی طرف سے جو نطفہ ہے وہ مادی ہے۔ بچہ کے جذبات اور جبلت اور فطرت پر باپ کے جسم اور روحانیت کا اثر غالب رہتا ہے"۔

پھر آپ نے آزاد مورخہ ۷ نومبر کے پرچہ میں لکھا ہے:۔ "یہ امر یاد رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ کرم اور جینز انتی جب ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتے ہیں تو اس سے قبل

(باقی صفحہ ۷ پر دیکھیں)

سولے ہر قسم کے کا اے ے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شذرات

## فتاویٔ کفر کی ارزانی

دَورِ حاضرہ کے مسلمان علماء کے مشاغل کا ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ انہیں تبلیغ اسلام کے ذریعہ سے دوسروں کو مسلمان بنانے اور اس طرح اسلام کی طاقت میں اضافہ کرنے کی توفیق تو ملتی نہیں ہاں مسلمانوں کا کافر بنانے اور اچھے بھلے کلمہ گوؤں کو خارج از اسلام کرنے میں وہ غیر معمولی طور پر مشاق نظر آتے ہیں۔ گویا اسلام کو ترقی دینے کی بجائے ان کی ساری قابلیت اور علمیت اسلام کو کمزور کرنے اور مسلمانوں کی تعداد کو کم کرنے میں صرف ہو رہی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہمارے علماء کے ہاں فتاویٔ کفر کی کتنی ارزانی ہے؟ اس کا اندازہ ذیل کے فتاویٰ سے لگایئے

(۱) اگر کوئی کہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا تو وہ کافر ہے (۲) اگر کوئی کہے کہ ایمان بڑھتا گھٹتا رہتا ہے تو وہ کافر ہے (۳) اگر کسی کو کہا جائے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کدّو کو پسند فرماتے تھے اور وہ کہے کہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔ تو وہ کافر ہے (۴) اگر کوئی کسی ذمّی کی ٹوپی سر پر رکھے اور اس سے اس کی غرض گرمی یا سردی کو دور کرنا نہ ہو۔ تو وہ کافر ہے۔ اگر کوئی کہے عیسائیت مجوسیت سے اچھی ہے تو وہ کافر ہے (۶) اگر عیسائیت کو یہودیت سے اچھا کہا جائے تو کفر لازم ہے (البحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۶) (۷) اگر کوئی اپنے غیر مسلم استاد کو عزت کے طور پر کہے کہ یہ میرے استاد تو وہ کافر ہو جائیگا (۸) موزوں پر مسح کرنے کا انکار کرنے سے کفر لازم آتا ہے (۹) اگر بیماری اور سفر میں تیمم حق نہ سمجھے تو کافر ہو جائیگا اور قتل کیا جائیگا (۱۰) علم اور علماء سے ہنسی کرنا کفر ہے (الاشباہ والنظائر مع شرح الحموی اسیر والردّ صفحہ ۱۲۳ تا ۱۷۹) (۱۱) اگر کوئی کافر کسی مسلمان کو کہے کہ میرے سامنے اسلام پیش کر اور وہ کہے کہ فلاں عالم کے پاس جا تو وہ کافر ہو جائیگا۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۹۳

یہ فتاویٰ تو بطور نمونہ ہیں اگر علمائے کرام کے سارے فتاویٔ کفر کو جمع کیا جائے اور پھر اس کی روشنی میں دیکھا جائے کہ کون مسلمان ہے اور کون کافر۔ تو آپ یقین جانئے دنیا میں ایک مسلمان بھی نہیں ملے گا!

یہ ہیں وہ علمائے کرام جن کی سند پیش کر کے مخالفین جماعت احمدیہ کو کافر قرار دے رہے ہیں۔ اور اسے اقلیت قرار دینے کا حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں!!

(خورشید احمد)

اگر کہا جائے کہ یہ فتاوے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں اور جماعت احمدیہ اسلئے کافر ہے کہ تمام مسلمان فرقوں کے علماء نے اسے کافر قرار دیا ہے۔ تو پھر آپ کو علی گڑھ یونیورسٹی کے بانی اور مسلمانوں کے مشہور راہنما سرسید کو بھی کافر ماننا پڑے گا۔ کیونکہ مولانا حالی مرحوم سرسید کی سوانح حیات میں بتاتے ہیں کہ

"سرسید کو ملحد، لامذہب، کرسٹان، نیچری دہریہ، کافر، دجال اور کیا کیا خطاب دیئے گئے ان کے کفر کی فتوؤں پر شہر شہر اور قصبہ قصبہ کے مولویوں سے مہریں اور دستخط کرائے گئے یہاں تک کہ جو لوگ سرسید کی تکفیر پر سکوت اختیار کرتے تھے ان کی بھی تکفیر ہونے لگی"۔

(حیات جاوید حصہ دوم صفحہ ۲۷۸)

"مسلمانوں کے جتنے فرقے ہندوستان میں ہیں کیا سنی کیا شیعی کیا مقلد کیا غیر مقلد کیا وہابی کیا بدعتی سب فرقوں کے مشہور اور غیر مشہور عالموں اور مولویوں کی ان فتوؤں پر مہریں یا دستخط ہیں"۔

(حیات جاوید حصہ دوم صفحہ ۲۸۲)

حتیٰ کہ مکہ معظمہ کے اربعہ مذاہب کے مفتیوں نے فتویٰ دیا۔ کہ

"یہ شخص ضال اور مضل ہے بلکہ ابلیس لعین کا خلیفہ ہے کہ مسلمانوں کے اغوا کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کا فتنہ یہود و نصاریٰ کے فتنے سے بھی بڑھ کر ہے خدا اسکو سمجھے"۔

( " " صفحہ ۲۸۷ )

اب اگر کفر اور اسلام کا انحصار جملہ مسلمان فرقوں کے علماء کرام کے رحم و کرم پر ہی ہے اور ان کے متفقہ فیصلے کی وجہ سے ہی ہمیں کافر قرار دیا جاتا ہے۔ تو کیا ہمارے مخالفین مسلمانوں کے تمام فرقوں کے عالموں کے مندرجہ بالا فتوٰی کی بناء پر یہ اعلان کرنے کی جرأت کریں گے۔ کہ ان کے نزدیک سرسید مرحوم بھی کافر تھے؟

## ایک قابل قدر نصیحت

جماعت اسلامی کا داعی سہ روزہ کوثر لاہور ۱۳؍ دسمبر ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں "پاکستان کا نظریۂ زندگی" کے عنوان سے رقمطراز ہے:۔

"حقیقت میں جو کام ہمارے کرنے کا ہے وہ یہ ہے کہ ہم پاکستان کے غیر مسلموں میں تحفظ اسلامی کا زیادہ سے زیادہ احساس پیدا کر دیں یہاں تک کہ حمص کے عیسائیوں کی طرح جو اپنے عیسائی رومی بادشاہ کے مقابلے میں بھی مسلمانوں کے زیادہ حامی اور خیر طلب بن گئے تھے۔ یہاں کے غیر مسلم پاکستان کو ہندوستان سے بھی زیادہ محبوب سمجھنے لگیں اور خود پاکستان کے اندر ایسا پاکیزہ نظام برپا کریں کہ اس کا اثر اندرون اور بیرون ملک میں پڑے"

یہ نصیحت بڑی مفید بڑی نیک اور ہر لحاظ سے قابل قدر ہے۔ بلاشبہ اب بھی ہندوستان کے مسلمانوں کی نسبت پاکستان کے غیر مسلموں میں یقیناً تحفظ و سلامتی کا زیادہ احساس ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اگر ہم اس نصیحت پر پوری طرح عمل کریں تو تحفظ اسلامی کا یہ احساس کئی گنا بڑھ جائے گا۔ اور ساتھ ہی پاکستان کے استحکام میں از حد اضافہ ہوگا اس کا وقار بڑھے گا اور اسلام کے متعلق پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ لیکن اگر ہم سچے دل سے پاکستان کے غیر مسلموں میں تحفظ و سلامتی کا زیادہ سے زیادہ احساس پیدا کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے اندر اخلاقی جرأت اور دلیری بھی پیدا کرنی ہوگی کہ جس فرد یا گروہ کی طرف سے بھی پاکستان میں رہنے والے مختلف طبقات کے درمیان نفرت و حقارت اور دشمنی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہم ذاتی مصلحتوں سے بالا ہو کر کھلے الفاظ میں اور متفقہ طور پر اس کی مذمت کریں۔ تاکہ اسے آئندہ ایسی حرکات کرنے کی جرأت نہ ہو۔ لیکن اگر حالت یہ ہو کہ ایک دشمن وطن گروہ کھلے بندوں اشتعال انگیزی دلآزاری اور الزام تراشی کے ذریعے سے پاکستان ہی میں رہنے والے ایک کمزور طبقہ کے خلاف عوام کو اکسا رہا ہو اور مذہب کا نام لے کر قتل و غارت کی تلقین کر رہا ہو اور ہم اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھیں۔ مگر اس کی مذمت کرنے اور اسکے خلاف احتجاج کرنے کی جرأت نہ کریں تو خود اندازہ لگا لیجئے کہ ملک میں تحفظ و سلامتی کا زیادہ سے زیادہ احساس کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ حمص کے عیسائی جن مسلمانوں کے حامی بن گئے تھے ان کا کردار تو بہت پاکیزہ اور ان کی اخلاقی جرأت بہت زیادہ بلند تھی۔ وہ ظلم کو ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہ کرتے تھے۔ خواہ وہ اپنے کسی عزیز ترین وجود کی طرف سے ہو اور خواہ اس کی زد دشمن پر ہی پڑتی ہو۔ کاش ہمارے پریس اور ہمارے راہنما ہمارے خواص اور ہمارے عوام کو بھی اس نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق ملے!!

## مسلم لیگ کی حمایت اور احرار

مجلس احرار کی طرف سے اخبارات میں یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ پنجاب کے آئندہ انتخابات میں وہ مسلم لیگ کی حمایت کرے گی۔ کیونکہ قوم کا اتحاد وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے!

احرار ــــ اور ــــ قوم کے اتحاد کا احساس؛ وہ گروہ جسے حصول پاکستان کے زمانہ میں جبکہ قوم زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھی۔ قوم کے اتحاد کا خیال نہ آیا۔ وہ ٹولی جس کی زندگی کا ایک ایک دن قوم سے غداری کرنے اور قوم کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سعی میں گذرا ہے۔ آج اسے یکدم بیٹھے بٹھائے قوم کے اتحاد کا کس طرح خیال آگیا۔ کیا یہ وہی ٹولی نہیں جس نے قوم کے نازک ترین وقت میں جبکہ مسلمان حصول پاکستان کے لئے جان کی بازی لگا چکے تھے۔ یہ اعلان کیا تھا کہ

"احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں" (خطبات احرار صفحہ ۹۹)

ممکن ہے کسی کے دل میں یہ خیال گذرے کہ لیگ دشمنی کے جذبات تو قیام پاکستان سے پہلے کے ہیں۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد ان کے دل میں بھی اپنی آزادی، اسلامی حکومت کی بقا اور قومی اتحاد کا احساس پیدا ہو گیا ہوگا۔ لیکن جب ہم حقائق پر نظر کرتے ہیں تو اس حسن ظن کی گنجائش بھی نہیں رہتی۔ کیونکہ قیام پاکستان کے تین سال بعد اور مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان کرنے سے صرف ایک ماہ پیشتر احراریوں کا ترجمان آزاد بڑے فخر سے دنیا کو بتا رہا تھا کہ پاکستان میں مسلم لیگ کے مقابلہ میں حزب اختلاف کے قیام اور اسکی ضرورت کو سب سے پہلے احراریوں نے پیش کیا اور ایسے طرز سے پیش کیا کہ رفتہ رفتہ ملک کی کئی جماعتیں اسکی ہم آواز ہو گئیں۔ چنانچہ آزاد نے مورخہ ۷؍ نومبر ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"کیا یہ واقعہ نہیں کہ حزب مخالف کی آواز آج ان گوشوں سے بلند نہیں کی جاتی جن کو غدار یا دشمن پاکستان کہہ کر بیک جنبش قلم رد کر دیا جاتا تھا۔ بلکہ یہ صدا اب قصر حکومت کے باضابطہ اور بے ضابطہ ایوانوں اور تعلیمی کمروں کی چھتوں سے ٹکراتی ہوئی عام فضا میں ایک ارتعاشی ردعمل اور شکوک و شبہات کو پیدا کرتی ہوئی دن بدن سر بلند ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جو صدا سب سے پہلے ۲۳؍ دسمبر ۱۹۴۷ء کو دہلی دروازے کے باغ متصلہ پولیس کوتوالی کے سبزہ زار میں ایک عظیم الشان مجمع کے

باقی صفحہ ۶ پر دیکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# میرا سفر یورپ

(از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین)

خاکسار اس سال جب ہیگ میں یورپین مشنرز کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے ہالینڈ گیا۔ تو کانفرنس کے بعد میں نے مناسب سمجھا۔ کہ واپس جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ اٹلی اور فرانس سے ہوتا ہوا اسپین جاؤں۔ چنانچہ ۶ دن برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کے ساتھ ہمبرگ میں گذارے۔ نو مسلم احمدی بھائیوں سے ملاقات ہوئی۔ جن سے مل کر بہت ہی خوشی ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے ذریعے جلد اسلام کا سورج مغرب سے طلوع کرنا چاہتا ہے۔

جرمنی کی تباہی بھی دیکھی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور پیشگوئیوں کا بعینہٖ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ؎

وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار

بڑے عالیشان مکانات ملبہ کے ڈھیر بن گئے جہاں جو بڑی اونچی عمارتیں تھیں۔ بالکل میدان نظر آتا ہے۔ یہ حالت دیکھ کر سخت درد ہوا۔ کہ بنی نوع انسان کس طرح درندوں کی طرح ایک دوسرے کو تباہ کر رہا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ بعض مکانات دوبارہ تعمیر ہو رہے ہیں۔ اور تیسری خطرناک جنگ کا ایک طرح سے آغاز ہو چکا ہے

جرمنی قوم نہائت محنتی۔ ذہین ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ان کے رہنما بجائے ان کو بھلائی کی طرف لیجانے کے ہمیشہ تباہی کے گڑھے کی طرف اپنی قوم کو لے گئے۔ جنگ کے بعد اس قوم میں حد سے زیادہ بداخلاقی پھیل گئی ہے۔ اتحادی وقت پر آئندہ خطر کو سمجھ گئے۔ اور اس برباد قوم کو کسی قدر ابھرنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ تا اب روس کے مقابلہ میں وہ ان کا اتحادی بن سکے۔ اور یورپ کی حفاظت میں ان کا ساتھ دے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ اس قوم کو جلد نور اسلام سے منور کرے تا ان کی ذہانت۔ محنت بجائے اس کے کہ بنی نوع انسان کی تباہی کا موجب ہو۔ ان کی مادی ترقی انسان کی بھلائی کا موجب ہو۔

اس کے بعد بندہ چھ دن زیورچ میں ٹھہرا۔ سوئٹزرلینڈ نہائت ہی خوبصورت ملک ہے۔ قدرتی نظارے عجیب لطف دیتے ہیں۔ اونچے اونچے پہاڑ۔ جابجا جھیلیں قدرت کا کرشمہ دکھاتی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے لوگ بھی بہت محنتی۔ صاف ستھرے اور دیانتدار ہیں۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ مگر صنعت کی وجہ سے امیر ملک ہے۔ اور غیر ملکیوں کے لئے مہنگا ملک۔ آبشاروں سے فائدہ اٹھا کر تمام ریلیں وغیرہ بجلی سے چلتی ہیں۔ اونچی سے اونچی چوٹیوں پر چڑھنے کا انتظام ہے۔ موسم گرما میں اکثر یورپ کے لوگ یہاں سیر کے لئے آتے ہیں۔ جو ملک کی خوشحالی کا باعث ہے۔ برادرم شیخ ناصر احمد صاحب کی طبیعت کچھ خراب تھی۔ اور پھر وہ اپنے رسالہ کی طباعت میں بھی مشغول تھے۔ بندہ خود ہی بعض جگہ سیر کے لئے گیا۔ چونکہ میں زیادہ دن وہاں نہیں ٹھہرا۔ سب احمدی بھائیوں سے ملاقات کا موقعہ نہ مل سکا۔ تاہم ایک روز ایک مصری احمدی اپنی کار میں سیر کے لئے لے گئے۔ اسی طرح تین اور احمدی نو مسلم بھائیوں کو مل کر بہت خوشی ہوئی۔

زیورچ سے بندہ اٹلی گیا۔ ایک دن فلورنس اور ایک دن روم دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ملک محمد شریف صاحب کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ تنگ وقت میں کسی احمدی سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ ملک صاحب کی مالی مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین ثم آمین! اٹلی کا علاقہ اور لوگ سپین کے علاقہ اور لوگوں سے بہت ملتے ہیں۔ بلکہ زبان بھی بہت ملتی ہے اور ان سب ملکوں میں کھانے پینے کی اشیاء کا راشن نہیں۔ صرف سپین ہی ہے۔ جہاں ابھی تک روٹی تک کا راشن ہے۔ اور عام بلیک مارکیٹ ہے۔ ہالینڈ کے لوگ اور ان کا ملک بھی نہائت صاف ہے۔ لوگ نہائت محنتی ہیں۔ دیانت دار ہیں۔ سوس اور ڈچ لوگ یورپ کی سب سے محنتی قومیں ہیں۔

ان ملکوں میں مذہب کی عام آزادی ہے۔ جس میں سپین ابھی تک بہت پیچھے ہے۔ بندہ نے روم میں پادریوں کو سینٹ پیٹر کے سامنے تبلیغ کی اور کسی نے برا نہیں منایا۔ بندہ تین ہفتہ کے بعد فرانس سے ہوتے ہوئے سپین پہنچ گیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان ملکوں کے لوگوں کے اخلاق۔ رسم ورواج قومی کیریکٹر کا مطالعہ کرنے۔ اپنے مبلغین بھائیوں کی تبلیغی مساعی کا طریق دیکھنے کا موقعہ ملا۔

## درخواست دعا

میں ایک کام کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ میری کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(شیخ فضل احمد ۲۳ آر۔ بی۔ ۱ اے الف چک لالہ راولپنڈی کیمپ)

# صیغہ نشر و اشاعت کی مدد کرنے والے احباب

صیغہ نشر و اشاعت کی امداد کے لئے جن احباب جماعت نے مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ رقم مرکز کو بھجوائی ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ میں ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اس اہم صیغہ کی امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اشاعت اسلام کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کراچی ۲۵/-
بابو عبد الحق صاحب " ۱۰/-
چوہدری ظفر حسن صاحب رام سوامی " ۵/-
میجر شمیم احمد صاحب سولجر بازار " ۴/-
سید محمد اشرف صاحب " ۱/-
سیٹھ سید محمود صاحب لی مارکیٹ " ۲۰/-
چوہدری محمد عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ۱۵/-
میاں محمد رفیق صاحب جالندھری " ۵/-
حافظ بشیر احمد صاحب " ۵/-
شیخ گلزار احمد صاحب " ۱۰/-
گلوب موٹر کمپنی " ۵/-
خواجہ عبد الحمید صاحب بندر روڈ " ۵/-
چوہدری نبی احمد صاحب کراچی موٹرز کراچی ۱۵/-
بابو کرامت اللہ صاحب ملر ڈریڈیو " ۵/-
قریشی جلال الدین صاحب کراچی ۲۰/-
حکیم سردار محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری ۱۰/-
حکیم فتح محمد صاحب ڈگری ۵/-
چوہدری محمد لطیف احمد صاحب ڈگری ۵/-
" نذیر احمد صاحب " ۵/-
" مشتاق احمد صاحب " ۲/-
میاں شریف احمد صاحب " ۲/-
چوہدری محمد سلیم احمد صاحب " ۲/-
مرزا مبارک احمد صاحب " ۲/-
میاں شریف احمد صاحب " ۱۰/-
مولوی مہر الدین صاحب چک ۲۷ الف نزد کھیسلا ۱/-
ماسٹر محمد یوسف صاحب " ۱/-
صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۷ الف ۵/-
شیخ عنائت اللہ صاحب نوکوٹ سندھ ۲/-
چوہدری غلام قادر صاحب " ۱/-
ملک محمود احمد صاحب ممبر یالی بدین سندھ ۱۰/-
ملک عنائت اللہ صاحب " ۵/-
ملک محمد الٰہی صاحب " ۵/-
شیخ جلال الدین صاحب وہرم کوٹی حیدر آباد سندھ ۲/-
چوہدری عبد الحی صاحب چک ۱۶ شمالی سرگودھا ۱/-
نثار احمد صاحب کانپوری حیدر آباد سندھ ۵/-
مولوی عبد الواحد صاحب میرپور خاص " ۱/-
مولوی رحمت علی صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۳/-
بابا منشی صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۱/-

غلام نبی صاحب محمد شریف صاحب۔ جمال الدین صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۳/-/-
محمد نواز صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۲/-
الٰہ بخش صاحب " " ۵/-
صاحبزادہ مرزا انوار احمد صاحب " " ۱/-
ڈاکٹر عبد القدیر صاحب " " ۵/-
عبد العزیز صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۱/-
محمد صادق صاحب " " ۱/-
محمد لطیف صاحب " " ۱/-
محمد یوسف صاحب مالی " " ۱/-
دین محمد صاحب " " ۱/-
محمد دین صاحب جمونی " " ۱/-
شیخ عبد اللہ صاحب تاجر " " ۳/-
چوہدری عبد المومن صاحب " " ۱/-
سید ارشاد غنی صاحب " " ۱/-
محمد اقبال صاحب ڈرائیور " " ۱/-
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد منیجر " ۳/-
مرزا رشید احمد صاحب نسیم آباد فارم سندھ ۲۰/-
مرزا اکمل بیگ صاحب نسیم آباد فارم سندھ ۱۰/-
مرزا منظور احمد صاحب " " ۳/-
چوہدری محمد اقبال صاحب " " ۳/-
منشی بشیر احمد صاحب " " ۲/-
چوہدری محمد افضل صاحب " " ۲/-
چوہدری حشمت علی صاحب " " ۱/-
مرزا داؤد احمد صاحب " " ۱/-
شیخ فتح علی صاحب " " ۳/-
ملک جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدین سندھ ۱۰/-

(ناظر دعوت و تبلیغ)

## درخواست دعا

میرے والد بزرگوار عبد الرحیم خان صاحب صدر قانونگوئی سرگودھا کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

(عبد القدیر خان چک ۷ بلاک ۹ سرگودھا)

سونے کے ہر قسم کے کام کے لئے "احمدیہ دوکان زیورات ربوہ ضلع جھنگ" روشن الدین ضیاء الدین احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اخبار آزاد کے نام ایک خط :- بقیہ صفحہ ۴

یہ لازمی امر ہے کہ انسانی جذبات میں ایک خاص قسم کا اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ یہ اشتعالی کیفیت اور جذباتی اثرات بھی لطف ...... .......... انسانی میں ساتھ ساتھ منتقل ہوتے ہیں ......

.... یہ ثابت ہے کہ مرد میں عورت کی طرف سے اشتعالی جذبات میں تیزی زیادہ ہوتی ہے۔ اس نظریہ کو پیش کر کے آپ نے مرزا صاحب کو مدنظر رکھ کر لکھا ہے۔ "مرزا کے جسم میں روح کی بجائے مادیت غالب ہے۔ مرزا کی پیدائش انسانی جذبات کے اشتعال کا نتیجہ ہے"۔ آپ کے اس نتیجہ کی زد میں بھی صرف مرزا صاحب ہی نہیں آتے۔ بلکہ ہر انسان۔ ہر ولی۔ ہر غوث۔ ہر قطب ہر نبی آور حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ مطہر و پاکیزہ اور اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ مقرب ہستی بھی آتی ہے۔ کیا اس سے زیادہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا تصور کسی دشمن اسلام کے ذہن میں بھی آسکتا ہے۔

(ایک محقق)

## جن احباب کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہے

وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں سالانہ قیمت ۲۴ روپے۔ ششماہی تیرہ ۱۳ روپے۔ سہ ماہی سات روپے۔ ماہوار $2\frac{1}{2}$ روپے۔ اس شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئے گی۔ اس کی اڑھائی روپے ماہوار کے حساب سے درج کی جائیگی (منیجر)

## مشرقی افریقہ میں ملازمت کے نادر مواقع

مشرقی افریقہ میں مسلمان اساتذہ بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ وہاں کے محکمہ تعلیم میں مسلمان اساتذہ کی تعداد بہت کم ہے۔ پچانوے فی صدی غیر مسلم وہاں محکمہ تعلیم پر چھائے ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ بھی اس کو محسوس کرتی ہے۔ مگر ایسا کرنے پر مجبور ہے۔ وہاں تنخواہ کے گریڈ ہمارے ملک کی نسبت بہت اچھے ہیں۔ بہت سی سہولتیں گورنمنٹ کی طرف سے مہیا ہیں۔ احمدی اساتذہ کو اس امر کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس معاملہ میں تاخیر کرنی نقصان کا باعث ہے۔ یکوبو میں ملازمت کے خواہشمندوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ چالیس سال سے کم عمر کے ہوں۔ بہتر ہوگا کہ بی۔ ٹی ہوں یا تجربہ کار ہوں۔ علاوہ ازیں مختلف کاریگروں بالخصوص فٹر۔ ٹرنر معمار اور ترکھانوں کے لئے موقع ہے۔ ڈاکٹروں کے لئے بھی گنجائش ہے۔

مندرجہ ذیل معلومات ہر ایک درخواست کے ساتھ آنی بہت ضروری ہیں۔ تاکہ خط و کتابت میں وقت ضائع نہ ہو۔ نام[1] ولدیت[2]۔ تاریخ پیدائش[3]۔ شادی شدہ یا مجرد[4]۔ کتنے بچے اور ان کی عمر[5]۔ مکمل پتہ[6]۔ قومیت[7]۔ تعلیم[8]۔ تجربہ[9]۔ کس فن کی مہارت ہے[10]۔ ضروری سرٹیفکیٹ[11]

(وکیل التبشیر للتحریک جدید ربوہ)

## ممبران دار الشکر کمیٹی کیلئے اطلاع

مندرجہ ذیل اصحاب کو کمیٹی اُن کی رقم واپس کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے احباب اپنے حالیہ پتہ سے خاکسار کو اطلاع بخشیں۔

(۱) مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب پردین آباد ضلع منٹگمری
(۲) مکرم چوہدری محمد عمر صاحب کلرک دفتر خزانہ ڈسٹرکٹ کورٹ لاہور
(۳) مکرم میر محمد عبد اللہ خان صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات
(۴) مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ دختر استانی حمیدہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ
(۵) مکرم چوہدری غلام رسول خان صاحب نمبر ۲۹ کوئٹہ
(۶) مکرمہ امیر بیگم صاحبہ دختر بابو فضل الٰہی صاحب بھاگووال ضلع سیالکوٹ
(۷) مکرم چوہدری فقیر اللہ خان صاحب ---- میاں چنوں ضلع ملتان
(۸) مکرم میاں اللہ بخش صاحب بستی میمن دانی۔ فیروز پور شہر۔

## درخواست ہائے دعا

برادرم عزیز محمد اسمٰعیل صاحب سلمہٗ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ $\frac{12}{5}$ کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب کرام نومولودہ کی درازی عمر نیک صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔

(خاکسار غلام محمد ثالث ایجنٹ الفضل لاہور)

(۲) میرا لڑکا چوہدری عبد اللطیف خان کاٹھگڑھی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گگی نو عرصہ ۱۰ یوم سے بیمار ہے۔ تکلیف زیادہ ہے بخار کی حرارت بھی رہتی ہے۔ احباب برخوردار کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں کریں۔ (چوہدری عبد الحمید خان احمدی پریذیڈنٹ انجمن مہاجرین گگی ڈاکخانہ خاص تحصیل شورکوٹ)

(۳) میری والدہ محترمہ بوجہ بخار کمزور ہو گئی ہیں۔ خاکسار بعارضہ آشوب چشم بیمار ہے۔ اور میری چھوٹی ہمشیرہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شمس الدین سیال اڈگھالیاں)

(۴) خاکسار عرصہ چار سال سے بیمار ہے۔ اب فالج کے عارضہ میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ مجھے اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ (ماسٹر نذیر حسین خان ماڈل ٹاؤن لاہور)

(۵) یہ عاجز اشد مالی مشکلات میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اس مصیبت زدہ کی تمام تکلیفیں خداوند تعالیٰ جلدی دور فرمائے اور سلسلہ عالیہ کی خدمت کرنے کی توفیق

عطا فرمائے۔ امین (چوہدری مشتاق احمد احمدی شوق عرف گوہر برادرز بڑی گنج مردان صوبہ سرحد)

## احمدیہ فیکٹری کا کارنامہ

ہماری لاہور والی فیکٹری نے بہترین سلائی مشین مطابق ولایتی لیف تیار کی ہے۔ جلسہ سالانہ پر اس کی نمائش کیجائیگی۔ ضرورتمند دوست ۱۳۰/ روپے میں خرید کر سکتے ہیں۔

عبد الرحمن پروپرائیٹر دہلی ریپیرنگ ہاؤس میانی لوہاری

## کراچی میں

دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز کی مشہور و مقبول حب اٹھرا رجسٹرڈ اور دوسری مجربات کی ایجنسی لینے کے خواہشمند حضرات جلسہ سالانہ پر ربوہ میں ہمارے سٹال میں بالمشافہ گفتگو کر لیں یا خط کے ذریعہ معاملہ طے کر لیں۔ (منیجر)

## صداقت احمدیت کے متعلق
## ½ لاکھ روپیہ کے انعامات

انگریزی اردو میں کارڈ آنے پر

## مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

## دواخانہ خدمت خلق

**حب جند بیدستر** :- نہایت آزمودہ اور بے نظیر دوا ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا دماغ کی تھکن۔ نیند کا اُڑ جانا سر چکرانا دل پر خوف کا ہر وقت طاری رہنا۔ اور ہسٹیریا کا واحد علاج قیمت ۸۰ گولیاں پچیس ۲۵ روپیہ

**حب مروارید عنبری** :- خالص موتیوں کا تیار کردہ تحفہ سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ۔ دل و دماغ کی بے نظیر دوا قیمت ۸۰ گولیاں سولہ روپیہ۔ Rs 16/-/-

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

## اعلان فروخت حصص دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ (سی) بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور کا افتتاح حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ اس کے حصص کی فروخت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جو دس روپیہ فی حصہ کی شرح سے ہے۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ کے علاوہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ۔ چوہدری نیاز محمد صاحب گوجرانوالہ۔ میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ سے بھی ضروری معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

میاں اکبر علی جنرل منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ ۱۶ نابھہ روڈ پرانی انارکلی لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ صـ۳ دیدد

کی ضرورت ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا جرنیل ہی اسلام کو روحانیت کے لحاظ سے تمام دنیا پر غالب کرے گا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تلوار ہی اسلام کو سیاسی اور تمدنی طور پر دنیا پر غالب کرنے کے لئے کام کرے گی احمدیت یہ پیش کرتی ہے کہ سیاسی طور پر جو ہتھیار کام دے گا۔ وہ قرآن کریم ہے اور مذہبی طور پر جو شخص اسلام کو دنیا پر غالب کرے گا۔ اور دنیا میں اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی ایک شاگرد ہو گا۔ لیکن بہرصورت یہ بات تو ہے کہ اسلام کی تبلیغ ہو یا اسلام دنیا میں پھیلے اور دوسرے ادیان پر اس کا غلبہ ہو ان امور کے لئے بھی آدمیوں کی ضرورت ہے روپے کی ضرورت ہے وقت کی ضرورت ہے کتابوں کی ضرورت ہے۔ لٹریچر کی ضرورت ہے۔ اشتہاروں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے قربانی کرنی ہوگی۔ دوسرے مسلمان اپنا روپیہ تلواروں پستولوں اور گولہ بارود پر خرچ کریں گے۔ مگر احمدی بھی خرچ سے نہیں بچیں گے۔ وہ قرآن کریم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی برتری اور دین کی اشاعت اور سپاہی بھیجنے کی بجائے مبلغ بھیجکر اپنا روپیہ خرچ کریں گے اسی غرض کے لئے میں نے

**تحریک جدید کا اعلان**

کیا تھا۔ اور اسی مقصد کے لئے ہر سال نئے سال کی تحریک کی جاتی ہے

(خطبہ جمعہ ... ۲۴ نومبر ...)

## کیا فوجیں برف میں پیشقدمی کر سکتی ہیں

نیویارک ۱۵ر دسمبر۔ تیسری عالمگیر جنگ کے پیش نظر آبدوز کشتیوں سے نیا کام لیا جائے گا۔ بحر منجمد کے مشہور سیاح سر ہیوبرٹ ولکنز نے اسباب کی وضاحت کی ہے کہ کس طرح ضرورت ہونے پر امریکی فوجیں بحر منجمد شمالی کے نیچے آبدوز کشتیوں کے ذریعے روس کے صنعتی مرکزوں پر حملے کے لئے روانہ کی جا سکتی ہیں اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ امریکی ہوائی دفاعی فوج کا ہیڈکوارٹر نیویارک میں تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ہیڈکوارٹر آبدوز کشتیوں کے حملے سے محفوظ نہیں تھا (اسٹار)

# سفارتی سامان میں ایٹم بم بھی لایا جا سکتا ہے

لندن ۱۵ر دسمبر۔ اخبار "ڈیلی ایکسپریس" ایک مضمون میں رقمطراز ہے کہ برطانیہ کے دفاع کو مفلوج کرنے کے لئے کوئی بیرونی طاقت اس ملک میں اپنے سفارتی تھیلے میں کافی مقدار میں ایٹم بم لا سکتی ہے۔

ان کا کہنا ہے۔ جب میں نے دفتر خارجہ سے ڈپلومیٹک بیگ اور دیگر سامان کے کنٹرول کے متعلق دریافت کیا۔ تو مجھے بتایا گیا کہ اس قسم کی دغابازی اور سفارتی سہولتوں کے ناجائز استعمال کے خلاف ہمارے پاس صرف یہ ہتھیار ہے کہ جن ممالک کے ساتھ ہمارے سفارتی تعلقات ہیں وہ سفارتی دیانتداری سے کام لیں ــــ اطالیہ نے دوسری جنگ عظیم میں اس سفارتی مراعات سے فائدہ اٹھا کر ایک شخص والی آبدوز کشتیاں روانہ کی تھیں اور جبل الطارق میں جو بڑے بڑے جہازوں کو نقصان پہونچایا تھا۔ اس وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ ایٹم بم جیسے ہتھیار جن کا وزن صرف ۶ ٹن ہوتا ہے آسانی کے ساتھ کسی ملک میں بھیجے جا سکتے ہیں۔ اگر کوئی ملک اس قسم کی بددیانتی کرنا چاہے۔ تو یہ بات ممکن ہو سکتی ہے۔

ایک شخص والی آبدوزیں ایٹم بم کے وزن کے برابر تھیں۔ حال ہی میں ایک سرکاری اطلاع میں یہ انکشاف کیا گیا ہے یہ کشتیاں اطالیوں نے سفارتی تھیلوں کے ذریعے یورپ میں سے جزائر کے نزدیک الگیشر کی بندرگاہ پر بھیجی تھیں۔

آج کل جو بین الاقوامی معاہدہ ہے۔ اس میں اس بات کا کوئی یقین نہیں ہے کہ سفارتی اسباب اور سامان کا حجم یا وزن کتنا ہونا چاہیئے۔ اسلئے بیرونی ممالک جس قدر وزنی سامان چاہیں۔ سفارتی مہر کے تحت دوسرے ملک میں لے جا سکتے ہیں۔ (اسٹار)

## برطانیہ میں بجلی کی پیداوار میں اضافہ

لندن ۱۵ر دسمبر۔ پچھلے سال برطانیہ کے بجلی گھروں نے اپنی پیداوار دوگنی کر لی تھی انہوں نے [illegible] ۹ لاکھ یونٹ بجلی پیدا کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ½ ۱۱ فی صدی اضافہ ہوا۔ دو سال ہوئے اس صنعت کو حکومت کی ملکیت قرار دیدیا گیا تھا ــــ حکومت کو اس صنعت سے .... ۷،۱۶۳۲۳۶ پونڈ کی آمدنی ہوئی۔ اسکے مقابلے میں ایک سال قبل ۶۸،۶۱۹،۳۴ پونڈ آمدنی آئی تھی لیکن بجلی کی مانگ اس قدر زیادہ ہے کہ برطانیہ کی بجلی کی منتظمہ کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ مکمل سپلائی فی الحال ممکن نہیں ہے اسکے لئے ابھی کئی ایک سال درکار ہوں گے۔ (اسٹار)

## ڈبل منزلہ ریل کی ناکامی

لندن ۱۵ر دسمبر۔ لندن کے مضافاتی ریلوے سسٹم پر دو منزلہ ریل گاڑیوں پر تجربہ کیا جا رہا تھا تاکہ مسافروں کی کثیر التعداد کو آسانیاں پہونچائی جا سکیں۔ یہ تجربہ ناکام ثابت ہوا ہے۔ اسلئے اس تجربے کو اب ترک کرنا پڑے گا۔

ان ریل گاڑیوں میں سب سے بڑی دشواری یہ ہے کہ مسافروں کو چڑھنے اور اترنے وقت بہت دیر لگتی ہے ــــ خیال کیا جاتا ہے بھیڑ کو کم کرنے کے لئے عام سے زیادہ لمبی گاڑیاں چلانا زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ لیکن یہ گاڑیاں نئے طرز کی ہوں گی۔ اس قسم کی گاڑیوں کے لئے کئی ایک پلیٹ فارموں کو لمبا کرنا پڑیگا (اسٹار)

## سرحد میں موٹر ٹیکس میں اضافہ

پشاور ۱۵ر دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں اخراجات کی زیادتی کو پورا کرنے کے لئے صوبہ بھر میں موٹر وہیکل ٹیکس میں مزید اضافہ کیا جائیگا۔ اس نئے ٹیکس سے صوبائی حکام کو توقع ہے کہ حکومت کو ۲۰ ہزار روپے حاصل ہو جائیں گے اس رقم کو مہاجرین کی دیکھ بھال کے لئے صرف کیا جائے گا۔ (اسٹار)

## بقیہ صـ۵ شذرات

سامنے مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے بلند کی گئی تھی .... وہی صدا پھر سٹرک کے سطح میں عوامی لیگ اور آخری مہینوں میں جماعت اسلامی کے نعروں اور پروگراموں کے ساتھ یکے بعد دیگرے مجادلہ و مقابلہ کی مبارزطلبی کرتی ہوئی پبلک طور پر اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے نظر آئی۔

مندرجہ بالا بیان صاف بتاتا ہے کہ آج سے صرف ایک ماہ پیشتر احراری مسلم لیگ کے مقابلہ میں حزب اختلاف قائم کرنے کے حق میں ہی نہیں تھے۔ بلکہ بڑے فخر کے ساتھ اپنے تئیں اس مطالبہ کے انہیں داعی قرار دیتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ صرف ایک ماہ کے مختصر سے عرصہ میں حالات میں وہ کونسی تبدیلی واقع ہوگئی۔ جسکی وجہ سے ایک ایسی ٹولی جو ہمیشہ سے مسلم لیگ کی اور اتحاد کی دشمن رہی۔ یکدم مسلم لیگ کی اور قومی اتحاد کی علمبردار بن گئی اور اس پر قومی اتحاد کی ضرورت اور مسلم لیگ کی اہمیت منکشف ہو گئی۔

کیا ادارہ کے تازہ فیصلہ کو سراہنے معاصرین اس سوال پر روشنی ڈالیں گے؟

# کمیونسٹ چین کی شرائط پر جنگ بند کرے گا

ٹوکیو ۱۵ر دسمبر۔ یہاں کے بہت اونچے ڈپلومیٹک حلقوں کا خیال ہے کہ کمیونسٹ چین کو اب تک یہ امید ہے کہ وہ لیک سکسیس میں کوریا میں فوجی اقدامات کے باعث سیاسی فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا ـــ ان حلقوں کا خیال ہے۔ کہ کوریا میں جنگ بند کرنے اور ۳۸ ویں خط متوازی پر رکنے کے صلے میں پیکنگ مندرجہ ذیل کم سے کم شرائط منوانے کی توقع رکھتا ہے اول یہ کہ کوریا سے تمام غیر ملکی فوجوں کو واپس بلا لیا جائے۔ دوم۔ کہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ کا ممبر بنا لیا جائے اور سوم یہ کہ امریکہ فارموسا کی حفاظت کو ترک کر دے۔

جاپان کے وزیراعظم یوشیدا بھی اس خیال سے متفق ہیں اور انہوں نے نجی طور پر یہ بھی کہا ہے۔ کہ پیکنگ کا اصل مقصد یہ ہے کہ چیانگ کائی شک کی رہی سہی طاقت کو بھی ختم کر دیا جائے اور فارموسا پر قبضہ کر لیا جائے۔ ان کا یقین ہے کہ کوریا میں چین جس قدر بھی اقدامات کر رہا ہے انکا صرف ایک مقصد ہے وہ یہ کہ فارموسا پر قبضہ کر لیا جائے۔ (اسٹار)

## راولپنڈی میں بین الاقوامی ہومیوپیتھک کانفرنس

راولپنڈی ۱۵ر دسمبر۔ ہومیوپیتھک فیڈریشن کے آفس سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ ۳۱ر دسمبر اور یکم جنوری کو یہاں ایک بین الاقوامی ہومیوپیتھک کانفرنس منعقد ہو گی۔

دنیا کے تمام ممالک سے نامور ہومیوپیتھ ڈاکٹر اس کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ راولپنڈی برانچ کے صدر ڈاکٹر محمد صلاح الدین کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کل پاکستان کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)